اب تم کیسے ہو؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی اس کی روحانی وجسمانی خوراک کا انتظام بھی فرما دیا اور ہر وہ چیز حلال اور جائز قرار دے دی جو انسان کے جسم یا روح کے لئے مفید تھی اور ہر اس چیز کو ناجائز اور حرام ٹھہرایا جو کسی بھی لحاظ سے انسان کیلئے نقصان دہ تھی۔ لیکن انسان نے جب بھی اللہ تعالیٰ کے قوانین اور فطری اصولوں سے انحراف کیا تو اس نے نقصان اٹھایا جس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ روزمرہ معمولات میں کئی ایک مثالیں میرے اور قارئین کے سامنے ہیں۔ انہی اصولوں میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بھی ہے کہ غیر محرم مرد اور عورت ایک دوسرے سے میل ملاقات نہ رکھیں بلکہ ایک دوسرے کے سامنے آجانے کے فوری بعد اپنی نگاہیں جھکا لیں تاکہ نا تو غیر محرم مرد عورت کو دیکھے اور نہ ہی عورت کی نگاہ غیر محرم مرد پر پڑے۔ اس کے فوائد میں سے انسان کے ایمان، حیا اخلاق اور عزت کا تحفظ، خاندانی نظام کی کامیابی اور معاشرے کی نظروں میں ذلت ورسوائی سے بچاؤ بڑے نمایاں ہیں۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو اپنے خاوند کے بھائی سے بھی پردہ کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تو ایک موت ہے۔ یعنی جس طرح انسان موت سے بچتا ہے اسی طرح عورت کو اپنے دیور سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

لیکن افسوس کہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے احکامات کو ٹھکرایا اور اپنی روشن خیالی کے دیپ جلائے تو نتیجہ بہت ساری خرابیوں کے ساتھ ساتھ ذلت ورسوائی کی صورت میں نکلا۔ معاشرے میں شرم وحیا کی قدریں پہلے ہی کوئی حوصلہ افزاء نہ تھیں کہ اوپر سے حکمرانوں نے روشن خیالی کا "تڑکہ" لگا دیا جس کے اثرات گلی کوچوں سے نکل کر اقتدار کے ایوانوں تک پہنچ گئے ہیں جس کی ابتدا مرد وخواتین ارکان اسمبلی کے رابطوں اور پھر باہمی شادیوں سے ہوئی۔ ہم نے اسی وقت انہی سطور میں عرض کیا تھا کہ جناب والا! ابھی سے اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کی کوشش کیجئے ورنہ کون جانتا ہے کہ یہ آگ کس کس کے دامن کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ لیکن ہماری آواز تو بس صدا بصحراء ثابت ہوئی۔ پھر کیا ہوا؟ کہ پاکستان کے اعلیٰ تین ادارے قومی اسمبلی کے بھرے اجلاس میں ایک بے غیرت اور شرم وحیا سے عاری رکن اسمبلی شیخ وقاص نے اسی اسمبلی کی ایک خاتون (عورت میں نے جان بوجھ کر نہیں لکھا کہ شاید ایسی بے پردہ اور قرآن وحدیث کا مذاق اڑانے والی اور روشن خیالی کی پیداوار عورت کہلانے کا حق نہیں رکھتی) شیریں رحمٰن کو تکنا شروع کر دیا۔ توجہ دلانے پر اس بدقماش نے وہ لفظ استعمال کئے کہ جس کے زہر سے حزب اقتدار کے سارے ممبران کی غیرت مرگئی اور وہ ڈیسک بجا کر اپنے "کولیگ" کو داد دینے لگے۔ ایسے لوگوں پر تو شاید افسوس کرنا بھی سوائے افسوس کے ضیاع کے کچھ نہیں لیکن حیرت ان صاحبان جبہ ودستار پر کہ جو وراثت انبیاء کے دعویدار ہیں انہیں نہ تو رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد رہا کہ "جو بھی تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اگر اسکی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے" اور نہ ہی انہیں اپنی ذات سے بلند ہو کر سوچنے کی توفیق ملی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر واک آؤٹ کرنے والے اپنے حلوے کی پلیٹ میں ریت کے ذرات پر پورا حال سر پر اٹھا لینے والے چند بدمعاشوں کی اس بے غیرتی پر احتجاج بھی نہ کر سکے۔ پھر یہ معاملہ اور ایسے کارناموں کی حوصلہ افزائی دیکھ کر سندھ کے ایک ہندو رکن اسمبلی ایشور لال نے سندھ اسمبلی کی رکن شازیہ مری کو اجلاس کے دوران یہ چٹ لکھ بھیجی "تم کیسی ہو"؟ جس پر بعض دوسرے اراکین نے اس کی پٹائی کر دی اور خوب درگت بنائی۔ اصل وجہ کیا تھی اور بہانہ کیا بنا مجھے اس سے غرض نہیں۔ میں تو ان سطور کی وساطت سے حکمرانوں سے عموما اور جنرل پرویز مشرف سے خصوصا یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ آگ تمہاری ہی لگائی ہوئی ہے۔ تم نے اپنے غیر مسلم اور حیا باختہ آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے ہر وہ قدم اٹھایا ہے جس سے تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا تھا حتیٰ کہ تم نے اس معاشرے کو جہنم زار بنانے میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی اور تم بھول گئے۔ اگر مجھے موقعہ ملتا تو اس کمبخت سے پوچھتا "بتاؤ اب تم کیسے ہو"؟ کہ تمہیں کائنات کے مقتدر اعلیٰ اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا ہے اور تمہارے ان کالے کرتوتوں کا انجام کیا ہوگا؟ تمہارے حواری تمہیں آئین ودستور کی شقوں کے نت نئے معانی تو بتاتے ہونگے۔ وردی کے فوائد اور اسکی مضبوطی کے گیت تو گاتے ہونگے اور اس کی بقا کیلئے آئین کو تختہ مشق بناتے ہوئے اپنی تمام تر ستم ظریفیوں کے ہنر بھی آزماتے ہونگے اور آپ کے بعض ایجنٹ اپوزیشن کے اندر کی باتیں بھی بروقت پہنچا کر حق نمک ادا کرتے ہونگے۔ مگر افسوس آپ کو نہیں بتایا گیا تو قرآن کریم کے معانی ومفہوم کو نہیں بتایا۔ تمہیں تمہاری ذمہ داریوں سے آگاہ نہیں کیا گیا۔ اللہ رب العزت کے قہر وجبر سے تمہیں نہیں ڈرایا گیا۔ جنرل صاحب! اگر آپ اسی طرح اسلامی اقدار کا مزاق اڑاتے رہے اور بے حیائی وبے غیرتی کو فروغ دینے میں ممد ومعاون رہے تو پھر اپنے انجام کو قرآن کریم کی سورۃ نور میں پڑھ لیجئے۔ عرش عظیم کے رب نے جو عزت وذلت کا مالک ہے فرمایا ہے: (بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ایمان دار لوگوں میں بے حیائی پھیلے ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے)

جنرل صاحب! اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ملک پاکستان میں بے حیائی کو فروغ جس قدر آپ کے دور اقتدار میں ہوا اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی اور جن لوگوں کو آپ خوش کرنے کیلئے ایسا کرتے ہیں ان کی نظروں میں آپ کبھی بھی عزت کا مقام حاصل نہیں کر سکتے جیسا کہ ان کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے تو کیوں اپنے رب کو ناراض کرتے ہو۔ رہی بات تمہارے ووٹوں کی جو اراکین اسمبلی کی شکل میں موجود ہیں تو یہ آج آپ کے ساتھ ہیں کل کوئی دوسرا اوٹڈے والا آگیا تو یہ آپ کے مقابلے میں اس کے ساتھ کھڑے ہونگے۔ اس لئے ان کی غلیظ حرکات پر آپ کی خاموشی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یہ سب کچھ آپ کے اشارے سے ہو رہا ہے یا کم از کم آپ کی رضامندی ضرور اس میں شامل ہے۔ دونوں صورتوں میں آپ خود کو اس جرم سے بری الذمہ قرار نہیں دے سکتے۔ اگر آپ اس جرم سے بری ہونا چاہتے ہیں تو ایسے لوگوں کو نکیل ڈالیں۔ کم از کم ان کی اسمبلی کی رکنیت ختم کر دیں تاکہ دوسرے کمزور دلوں کو عبرت ہو۔ اس موقعہ پر مجلس عمل کے صاحبان جبہ ودستار سے بھی گزارش ہے کہ تم ذاتی معاملات میں تو بڑھ چڑھ کر حکومت کی مخالفت کرتے ہو اور جب مطلب نکل جاتا ہے تو خاموش ہو جاتے ہو اگر دیر ہو جائے تو تحریک کا رونا شروع کر دیتے ہو۔ (ویسے مزے کی بات ہے پہلے قاضی صاحب تحریک کا شور مچاتے تھے اور مولانا فضل الرحمٰن مشکوک تھے اب مولانا تحریک کا وظیفہ پڑھ رہے ہیں اور قاضی صاحب "کومے" میں چلے گئے ہیں وجہ کیا ہے؟ تھوڑا سا غور کرنے سے یہ عقدہ بھی حل ہو سکتا ہے)۔

کیا تم ایک خاتون کی بے حرمتی پر خاموش رہنا بھی ثواب سمجھتے ہو تمہیں احتجاج کی توفیق کیوں نہ ملی؟ تم نے واک آؤٹ کیوں نہ کیا؟ تم نے اس بدمعاش کا گریبان کیوں نہ پکڑا؟ تم سے تو سندھ اسمبلی کے وہ ارکان اچھے نکلے جنہیں تم دنیا دار سمجھتے ہو کہ انہوں نے ایک بے غیرت کو نقد بدلہ چکا کر بتا دیا کہ ابھی پاکستانی قوم اور مسلمانوں میں غیرت باقی ہے۔ کیا اسلام کی تعلیم اور تمہاری ذمہ داری بس منہ سے شروع ہو کر پیٹ پر ختم ہو جاتی ہے۔ کچھ تو سوچئے آپ کی ذمہ داریاں اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہیں۔ ممبران پارلیمنٹ کو سمجھانا تو شاید بے کار ہے کہ اگر کسی عورت پر نظر اٹھانے سے پہلے اپنی ماں، بہن، بیٹی کا تصور کرتے تو شاید یہ حماقت نہ کرتے اور عورتوں کو بھی اگر اپنی عزت عزیز ہوتی کچھ اپنی قدر جانتی ہوتیں تو یوں بن ٹھن کر بے پردہ ننگے منہ اور تقریبا بے لباس مردوں کے جھرمٹ میں نہ بیٹھتیں۔ اگر انہیں خود احساس نہیں تو ہمارا افسوس کرنا بھی کس کام آئے گا۔ کہ ہدایت دینا تو صرف اللہ رب العزت کے اختیار میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہدایت دیتے ہیں جو ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔